12733- عمدا اسقاط حمل کرانے والے پر کیا واجب ہوتا ہے

سوال

آپ سے میری گزارش ہے کہ میرے سوال کا جواب ضرور دیں، میں اللہ تعالی کے سامنے توبہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ :

کیا جس عورت نے حمل سے چھٹکارا پانے کے لیے اسقاط کرادیا ہو اس پر کوئی محدد سزا پائی جاتی ہے ؟

اگر جواب اثبات میں ہو تو یہ بتائیں کہ اس پر وہ سزا کون لاگو کرے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

بچے کی شکل و صورت بننے کے بعد عمدا اسقاط
حمل کروانے پر لازم ہے کہ وہ اس سے توبہ کرے، کیونکہ اسقاط حمل جائز نہیں بلکہ حرام
ہے، اور حمل جب اور جیسے بھی ہو اس کی حفاظت کرنا واجب اور ضروری ہے، اور جنین کی ماں
پر حرام ہے کہ وہ جنین کو تکلیف دے یا کسی بھی چیز کے ساتھ اس پر تنگی کرے کیونکہ یہ
ایک امانت ہے جسے اللہ تعالی نے اس کے رحم میں رکھا ہے اور اس جنین کا بھی حق ہے،
لھذا اس کا اسقاط اور اس سے برا سلوک کرنا جائز نہیں ہے۔

شیخ فوزان حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر حمل میں روح پڑ چکی ہو اور اس میں حرکت پیدا ہو چکی ہو تو اس کے بعد عورت سے اس
کا اسقاط کروادیا اور وہ مر گیا تو اسے قتل شمار کیا جائے گا کہ اس عورت نے ایک جان
کو قتل کیا ہے، لھذا اس پر کفارہ لازم آئے گا جو ایک غلام کی آزادی ہے، اگر غلام نہ
ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے گی جو کہ اس کی توبہ ہے۔

یہ اس وقت جب حمل کو چار ماہ گزر چکے ہوں، کیونکہ اس میں روح ڈالی جا چکی ہے،
اور جب اس کے بعد اسقاط کروائے گی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس پر کفارہ لازم آتا
ہے، لھذا یہ معاملہ بہت عظیم ہے اس میں کوئی سستی اور تساہل سے کام نہیں لینا چاہیے
۔ واللہ تعالی اعلم۔

دیکھیں: کتاب: الفتاوی الجامعة للمراة المسلمة (1052/3)۔

واللہ اعلم.